

کے دن منائے جاتے رہے۔ مغرب تو مغرب مشرق بھی اپنی سادہ دوجی سے اسکی بھرپوریت
 نوازی کے ڈھنڈورے پیٹتا رہا۔ مظلوم و بے کس اسلامی مشرق کی اس ادارے سے نیاز کیشی
 کا تو یہ عالم تھا کہ وہ محوڑے محوڑے وقفہ بعد اس کالی دیوی کے قدموں پر سینکڑوں نہیں
 ہزاروں انسانوں کا خون نثار کرتا رہا۔۔۔ مغربی سامراج کے اس خونخوار ”عفریت“ کے ”مقدس
 چارٹر“ کی روشنی میں خدا کی بستیاں ابڑتی رہیں، انسانی قافلے گھر بار سے بھٹکتے اور کٹتے رہے،
 ناموس لٹتے رہے مخلوق خدا کی بے بس آبادیاں اسکی ”حرام پیداوار“ کے ماعتوں نیپام بموں سے جلتی
 رہیں، یہ قبرص و فلسطین اور یہ کشمیر، ایچتھوپیا اور یہ ہڈیشیا اور خاص طور سے جنونی دیٹ نام
 اور خود سفید قام بندروں کے سیاہ قام نیکرو علاقے، یہ سب ادارہ اقوام کی ”عدل پروریوں“
 کے شاہدِ عدل ہیں۔۔۔ اسکی سحر طرازیوں کا بھی عجیب حال ہے کہ جب بھی اس نے انسانیت
 کو خون پیچھے میں کسا لوگوں نے اسی کی دہائی دی اور اسی کو پکارتے رہے۔۔۔ آئینوالی نسلوں
 کو بیسویں صدی کی یہ منحوس حقیقت حیرت میں ڈال دے گی کہ ابلیس نے اپنی زندگی میں ظلم و شیطنت
 کے پورے سب سے بڑے ڈرامے کھیلے ان کی سیٹج یہی اقوام متحدہ تھا جسے چاروں طرف سے انسانی
 حقوق، مساوات، اور آزادی اقوام کے خوشنما پردوں سے سجایا گیا تھا۔ مگر حقیقت بینوں کیلئے
 مستقبل کے انتظار کی کیا ضرورت؟ اسکی سلامتی کونسل اور جنرل اسمبلی کے حالیہ کردار نے یہ
 ابھی سے چاک کر دئے ہیں۔ پردے کے پیچھے کیا ہے؟ انسانیت کا بین الاقوامی مذبح،
 عدل و انصاف کی سب سے بڑی قربان گاہ، انسانی حقوق اور آزادی اقوام کے لئے ایک گالی۔
 یہ اس ڈرامے کا ڈراپ سین ہے جس کا نام ہے اقوام متحدہ۔۔۔



ہر جولائی ۱۹۶۷ء کو انگلینڈ کے ہاؤس آف کامنس (دارالعوام) نے ۱۴ مخالفت اور ۶۹ موافق
 ووٹوں سے تالیوں کی گورننگ اور پتہ جوش خیر مقدم سے اس بل کو منظور کر لیا کہ بائیں مرد بائیں
 سے تلذذ جنسی حاصل کر سکتے ہیں۔ اور قانون کو اس پر اعتراض کا کوئی حق نہیں۔ بل کی منظوری کی وقت
 ہاؤس کی گیلریاں کھچا کھچ بھری ہوئی تھیں۔ اب یہ بل ہاؤس آف لارڈز (دارالامراء) سے گزر کر
 ملکہ عالیہ کے دستخط سے قانون کی آخری شکل اختیار کرے گا۔ یہ ہے مغربی تہذیب کا نقطہ عروج
 اور منہاتے کمال، مظلوم کی داد رسی ظالم کی مذمت میں تو اس سفید سامراج کی سرودھری (جس کا مظاہرہ
 ملکہ آخری اطلاع یہ ہے کہ ملکہ الزبتھ دسٹے اسکی منظوری دے دی۔)

اقوام متحدہ میں کیا گیا۔) اور بے غیرتی دے دیائی میں یہ جوش و خروش اور اتفاق۔۔۔ بے حیائی کا ادنیٰ اور اجتماعی سطح پر سر بازار ایسا مظاہرہ۔۔۔ بے شرمی اور دیوتی پر دیوتوں کی اتنی خوشی۔۔۔ یقیناً آج قوم کو طبعی شرم میں ڈوب چکی ہوگی اور ابلیس نے تو سر پیٹ دیا ہوگا کہ ان لارڈوں اور پرنسپل کے ہوتے ہوئے شیطنت کا کلنگ صرف میرے ہاتھ کے لئے کیوں مخصوص ہے؟ اس قرار داد کی منظوری پر ہم تہذیب مغرب پر سمجھنے والے تمام روشن خیال اور ترقی پسندوں کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ گناہ کس قوم میں نہیں پائے جاتے؟ مگر کسی اور قوم نے بھی تالیوں کی گونج اور پارلیامانی سطح پر اپنی ذات اور خباثت، بے حیائی اور ذلت کا ایسا ثبوت بہم پہنچایا ہے؟ اگر بے حیائی کے یہ طور طریقے (استلذاذ بالجنس) کتوں اور خنزیروں کے ہاں بھی رائج نہیں، تو اب ہم ان علمبرداران تہذیب کے لئے وہ کولنا نام تجویز کریں جو ان کی اس شاندار قومی خصوصیت پر دلالت کر سکے؟ اس خبر کے بعد بھی کیا کسی کو ان اقوام کے بارہ میں ارشادات خداوندی: و ضربت علیہم الذلۃ۔ اور اولئک کا الانعام بل اہم اصلۃ۔ اور ثم ردوناہ اسفلۃ سافلین۔ کی صداقت میں کوئی تردید ہو سکتا ہے۔ اگر یہ لوگ صائین اور مغضوب علیہم نہیں ہیں تو آپ اس کا وجود کہاں ڈھونڈیں گے؟ مغربی تہذیب کی یہ قرار داد جاہلیت کی معراج ہے۔ اور انسان کو ذلیل چوپایوں سے بھی بدتر مخلوق بنانے میں ابلیس کی سب سے بڑی فتح۔۔۔ پھر افسوس اور ماتم تو ان اقوام کی عقل و خرد پر ہے۔ جو یہ سب کچھ دیکھتے ہوئے بھی حیوانیت اور شیطنت کے ان علمبرداروں کی تقلید و اتباع کو قومی عظمت کا نشان سمجھے ہوئے ہیں۔۔۔ اے رب کائنات اس ننگ انسانیت مخلوق کے لامحتوں اشرف المخلوقات انسان کی مٹی کب تک پلید ہوتی رہے گی۔ تو دیکھ رہا ہے کہ سارا عالم اس گندی تہذیب کی غلاظتوں سے بھر گیا ہے۔ اور ساری دنیا اس کے شر و فساد سے نالاں ہے۔ یہ تہذیب مغرب کیا ہے؟ اس دھرتی پر خدا کے تبار کی سب سے بڑی بھڑکار، انسانیت کے لئے گالی اور تہذیب و شرافت کے منہ پر ایک طمانچہ۔۔۔ ہزار صد ہزار لعنت ہو اس تہذیب پر خدا اور تمام برگزیدہ مخلوق کی۔۔۔ دین فطرت اسلام کے مسئلہ اعداء و اعداء پر بھڑکیاں کئے والے "جریدہ ناظم" اور اس کی ساری قوم کو ہم خاص طور سے مبارکباد پیش کرنا چاہتے ہیں کہ اس قرار داد کی منظوری کے بعد تو اب آپ کو ایک شادی کی ضرورت بھی نہ رہی۔ اس قرار داد کی منظوری سے آپ کے روحانی باپ فرائڈ کی روح کتنی سرشار ہوگی؟

